سوال

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر گنبد کیا ڈھا دینا چاہیے اور کیا یہ بت ہے ؟

جواب

قبروں پر گنبد بنانے کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا نبی کریم کی قبر پر موجود گنبد کا وجود شرعی اعتبار سے درست ہے ۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد ! شرعی طور پر قبروں پر عمارت ،قبے اور گنبد وغیرہ بنانا حرام ممنوع اور شریعت کے خلاف کام ہے ، ان کو منہدم کرنا واجب اور ضروری ہے ، کیونکہ نبی کریم نے قبروں کو بلند کرنے یا ان پر قبے وغیرہ بنانے سے منع فرمایا ہے ۔ سیدنا ابو الھیاج اسدی فرماتے ہیں کہ مجھے سیدنا علی نے کہا : "ألا أبعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ ألا أدع قبراً مشرفاً إلا سویتہ ، ولا تمثالاً إلا طمستہ " . (أخرجہ مسلم) کیا میں تجھے اس کام پر روانہ نہ کروں ، جس پر نبی کریم ﷺ نے مجھے بھیجا تھا ، کہ میں ہر اٹھی ہوئی قبر کو برابر کردوں اور ہر تصویر کو مٹا دوں ۔ امام شوکانی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں ۔ من رفع القبور الداخل تحت الحدیث دخولاً أولیاء القبب والمشاہد المعمورۃ علی القبور اس حدیث کے مدلول میں قبروں پر بنائے گئے قبے اور مزارات بھی داخل ہیں ۔ نبی کریم کی قبر مبارک پر ساتویں صدی ہجری تک کوئی قبہ یا گنبد موجود نہیں تھا ، یہ عمل نہ تو نبی کریم کی وصیت ہے ، نہ صحابہ نے اس پر عمل کیا اور نہ ہی ساتویں صدی تک کسی نے اس کی طرف کوئی توجہ کی ۔ یہ گنبد سب سے پہلے سلطان محمد بن قلاوون صالحی نے 678 ہجری میں سنت نبوی سے جہالت ، اور نصاری کی تقلید میں بنوایا ، اور اس کے بعد یہ مسلسل بنتا چلا آیا ، لیکن امراء کا یہ عمل منکر اور شریعت کے خلاف تھا ، جس کی ممانعت صریح احادیث میں موجود ہے ۔ سیدنا جابر فرماتے ہیں : (نهی النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن یجصَّص القبر ، وأن یقعد علیہ ، وأن یبنی علیہ) رواہما مسلم نبی کریم نے قبروں کو پختہ کرنے ، ان پر بیٹھنے ، اور ان پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے ۔ اس کا اب آٹھ سو سالوں سے بنتے چلے آنا اور سعودی کا اس کو باقی رکھنا اس کے جواز کی دلیل نہیں ہے ، میرے علم کے مطابق ایک ایسا وقت بھی آیا کہ سعودی حکومت اسے گرانے یا اس کے رنگ کو بدلنے کا ارادہ رکھتی تھی ، لیکن فتنے کے ڈر سے ایسا نہ کر سکی ۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دار الافتاء محدث